سوئم والے دن چنوں پر فاتحہ پڑھنے کی حقیقت کیا ہے؟

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2857

تاریخ اجراء: 02 محرم الحرام 1445ھ / 09 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اکثر جگہ میت کے انتقال کے بعد دیکھا جاتا ہے کہ سوئم والے دن چنے پڑھوانے کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس میں کلمہ شریف پڑھا جاتا ہے، اور پھر فاتحہ ہوتی ہے، پوچھنا یہ ہے کہ یہ چنوں پر فاتحہ کروانے کی کیا حقیقت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

سوئم کی فاتحہ میں خاص چنوں پر فاتحہ کروانا، صرف ایک رسمی چیز ہے، جو لوگوں کی طرف سے عرف وعادت کے طور پر رائج ہے، اصل مقصود یہاں مرحوم کو ایصال ثواب کرنا ہے، اور ایصال ثواب چنوں پر ہی موقوف نہیں، بلکہ ہر جائز و حلال چیز پر فاتحہ دلوا کر ہو سکتا ہے، البتہ چنوں پر فاتحہ دلوانے میں بھی شرعاً کوئی ممانعت نہیں، اگر کوئی خاص چنوں پر ہی فاتحہ دلائے تو یہ بھی درست ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں اگر کوئی اسے لازم سمجھے کہ بغیر چنوں کے ایصال ثواب ہی نہ ہو گا، تو یہ شرعاً درست نہیں اور یہ اس کی اپنی لاعلمی ہے۔

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "(ترجمہ) الحاصل حق یہ ہے کہ مذکورہ تخصیصات سبھی تعینات عادیہ سے ہیں جو ہرگز کسی طعن اور ملامت کے قابل نہیں۔ اتنی بات کو حرام اور بدعت شنیعہ کہنا کُھلی ہوئی جہالت اور قبیح خطا ہے۔ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے بھائی شاہ رفیع الدین دہلوی مرحوم نے اپنے فتوے میں کیا ہی عمدہ انصاف کی بات لکھی ہے۔ ان کی عبارت یُوں نقل کی گئی ہے: سوال: بزرگوں کی فاتحہ میں کھانوں کو خاص کرنا، مثلاً امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ میں کھچڑا، شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ میں توشہ وغیر ذلک، یوں ہی کھانے والوں کو خاص کرنا، ان سب کا کیا حکم ہے؟ جواب: **فاتحہ اور طعام بلاشبہہ مستحسن ہیں، اور تخصیص جو مخصص (خاص کرنے والے) کا فعل ہے، وہ اس کے اختیار میں ہے، ممانعت کا سبب**

نہیں ہو سکتا، **یہ خاص کر لینے کی مثالیں، سب عرف اور عادت کی قسم سے ہیں** جو ابتداء میں خاص مصلحتوں اور خفی مناسبتوں کی وجہ سے رونما ہوئیں پھر رفتہ رفتہ عام ہو گئیں"۔(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ590، 591، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

خاص چنوں پر فاتحہ ضروری نہیں، اور چنوں پر ہی فاتحہ کی جائے تو ممانعت بھی نہیں، جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "(سوئم کی فاتحہ میں) قرآن شریف وکلمہ طیبہ پڑھ کر ثواب پہنچانا اچھی بات ہے اور تیسرے دن کی خصوصیت بھی مصالح عرفیہ شرعیہ کی بنا پر ہے۔ اس میں بھی حرج نہیں۔۔۔(اور اس میں) چنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو"۔(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ594، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے، فتاوی رضویہ میں شب براءت کو ایک خاص حلوہ بنا کر ایصال ثواب کرنے سے متعلق سوال ہوا کہ پختنی حلوہ شب برات کی کیا تخصیص ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: "یہ تخصیص عرفی ہے لازم شرعی نہیں۔ ہاں اگر کوئی جاہل اُسے شرعا لازم جانے کہ بے حلوے کے ثواب نہ پہنچے گا تو وہ خطا پر ہے"۔(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ125، 126، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net